کشف المحجوب اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

صِفَةٌ لَا تَسْكُنُ اِلَّا بِالْبَاطِلِ یعنی نفس ایک صفت ہے اسکی سکونت باطل کیساتھ ہوتی ہے اور وہ کبھی خدا کا راہ طے کرنے نہیں دیتا اور محمد بن علی ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ لَوْ تَعْرِفُ تُرِيْدُ اَنْ تَعْرِفَ الْحَقَّ مَعَ بَقَاءِ نَفْسِكَ فِيْكَ وَنَفْسُكَ لَا تَعْرِفُ نَفْسَهَا فَكَيْفَ تَعْرِفُ غَيْرَهُ۔ یعنی اگر تو خدا کی معرفت کا اپنے نفس کے بقا کے باوجود ارادہ کرتا ہے حالانکہ تیرا نفس اپنے آپکو پہچان نہیں کرسکتا تو وہ اپنے غیر کو کس طرح پہچانے گا۔ یعنی اپنا نفس بقا کی حالت میں خود محجوب ہے جب خود محجوب ہے تو حق تعالیٰ کا مکاشفہ اس کو کس طرح ہوگا اور جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَسَاسُ الْكُفْرِ قِيَامُكَ عَلٰى مُرَادِ نَفْسِكَ۔ یعنی کفر کی بنیاد بندہ کا اپنی نفس کی مراد پر قائم ہونا ہے اسلیئے کہ نفس کو اسلام کے لطیفہ کیساتھ کچھ سروکار نہیں لامحالہ ہمیشہ روگردانی کی کوشش کرتا ہے اور منکر روگردان اور بیگانہ ہوجاتا ہے اور ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَلنَّفْسُ خَائِنَةٌ مَانِعَةٌ وَاَفْضَلُ الْاَعْمَالِ خِلَافُهَا یعنی نفس امانت میں خیانت کرنیوالا ہے اور رضا کی طلب سے منع کرنیوالا ہے اور سب اعمال سے بہتر عمل اسکا خلاف ہے اسواسطے کہ خیانت امانت میں بیگانگی ہوتی ہے اور رضا کی ترک گمراہی ہے اور انکے معنی اس سے زیادہ ہیں جن کا احاطہ نہیں ہوسکتا اور اب میں مقصود کی طرف آتا ہوں اور مذہب سہل کا ثابت کرتا ہوں جسمیں مجاہدہ نفس اور اسکی ریاضت کا ذکر ہے اور اسکی حقیقت بیان کرنیکا ذکر کرتا ہوں وباللہ التوفیق۔

نفس کے مجاہدہ میں کلام شروع ہوتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي اللّٰهِ یعنی جو لوگ ہم میں مجاہدہ کرینگے تو ہم ضرور انہیں سیدھا راہ دکھلاویں گے اور جناب حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یعنی مجاہد وہ شخص ہے کہ جس نے راہ خدا میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ قَالَ اَلَا وَهِيَ مُجَاهَدَةُ النَّفْسِ۔ یعنی ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کیا انہوں نے عرض کی یا رسول

اللہ جہاد اکبر کیا چیز ہے آپ نے فرمایا نفس کا مجاہدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نفس کے مجاہدہ کو جہاد پر بزرگی دی اسواسطے کہ اسکی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اسلئے کہ جہاد کرنا واجب ہوتا ہے اور یہ مجاہدہ نفس پر قہر کرنا ہوتا ہے پس جان لے تو اے طالب صادق کہ اللہ عز وجل تجھے عزت دے کہ نفس کے مجاہدے کا طریقہ اور اسکی سیاست واضح اور ظاہر ہے اسلئے کہ تمام مذہب والوں میں مجاہدہ قابل تعریف ہے اور اہل طریقت اسکی پاسداری میں خاص کئے گئے ہیں اور خاص و عام صوفیوں میں مجاہدہ کی عبارت جاری ہے اور مشائخ رحمہم اللہ کو ان معنی میں رموز اور کلمات بہت ہیں اور سہل بن عبداللہ تستری اس اصل میں بہت غلو سے کام لیتے ہیں اور آپ کیلئے مجاہدات میں براہین اور دلائل بہت ہیں اور کہتے ہیں کہ آپنے اپنا معمول بنایا ہوا تھا ہر پندرہ روز کے بعد کھانا کھانا اور تھوڑی غذا کے ساتھ آپنے لمبی عمر گذاری اور تمام محققوں نے مجاہدہ کو ثابت کیا ہے اور اسکو مشاہدہ کا سبب گردانا ہے اسلئے کہ مجاہدہ مشاہدہ کی علت بیان کیا گیا ہے اور طالب کو خدا کا راستہ پالینے میں مجاہدہ بہت بڑی تاثیر رکھتا ہے اور عقبیٰ میں مراد کے حاصل ہونے میں دنیا میں مجاہدہ بڑی تاثیر رکھتا ہے اسلئے کہ وہ کہتا ہے کہ وہ پھل اس جگہ کا ہے جب دنیا میں تو خدمت کریگا اس جگہ پالیگا بیخدمت اس جگہ قربت نہ ہوگی پس چاہیئے تاکہ خدا تک پہنچنے کا سبب بندہ کا مجاہدہ ہو جائے جو کہ اسکی توفیق کرتا ہے اَلْمُشَاهَدَاتُ مَوَارِیْثُ الْمُجَاهَدَاتِ ۔ یعنی مشاہدے مجاہدوں کے پیچھے ہوتے ہیں ۔ اور دوسرے کہتے ہیں کہ مجاہدہ خدا تک پہنچنے کا سبب نہیں ہو سکتا اسلئے کہ خدا تک جو پہنچتا ہے وہ اسکے فضل سے پہنچتا ہے فضل کو کاموں سے کیا غرض پس مجاہدہ تہذیب نفس کیلئے ہے نہ قرب کی حقیقت کیواسطے اسواسطے کہ مجاہدہ کی بازگشت بندہ کی طرف ہوگی اور مشاہدہ خدا کے حوالے محال ہوتا ہے کہ یہ اسکی علت بن سکے یا وہ اسکا آلہ بن سکے اور سہل رضی اللہ عنہ کی دلیل خداوند تعالیٰ کے اس قول سے ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور وہ لوگ جو مجاہدہ کرتے ہیں مشاہدہ پاتے ہیں اور نیز تمام انبیاء علیہم السلام پر درود پڑھنا اور شریعت کا ثابت کرنا اور کتابوں کا نازل ہونا اور تمام احکام تکلیف کے سب کے سب مجاہدہ ہیں اگر مجاہدہ مشاہدہ کی علت نہ ہوتی حکم ان سب کا باطل ہو جاتا اور نیز دنیا اور عقبیٰ کے تمام احوال کا تعلق ساتھ حکم اور اسباب کے رکھتا ہے اسلئے کہ جو شخص اسباب

کی حکم سے نفی کرتا ہے وہ شرع اور رسم سب کو اٹھا دیتا ہے اصول اور فروع میں تکلیف درست نہیں ہوتی. کیا کھانا پیٹ بھرنے کیواسطے اور لباس ستر کیواسطے علت ہو سکتا ہے اور یہ تمام معنوں کا بیکار کرنا ہوتا ہے پس اسباب کا دیکھنا فعلوں میں توحید ہوتی ہے اور انکا دور کرنا بیکاری ہوتی ہے اور مشاہدہ میں اسکی دلیلیں بہت ہیں اور مشاہدہ کا انکار مکابرہ واضح ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ سرکش گھوڑا ریاضت کے ساتھ چوپاوں کی صفت کو چھوڑ کر آدمیوں کی صفت میں آجاتا ہے اور اسکے بہائمی اوصاف بدل جاتے ہیں یہاں تک کہ چابک کو زمین سے اٹھا کر اپنے سوار کو دیدیتا ہے اور اسی طرح چھوٹے بیعقل عجمی لڑکے کو ریاضت سے عربی زبان سکھلا سکتے ہیں اور اسکی طبعی بولی بدل جاتی ہے پھر وحشی ریاضت کے ساتھ اس درجہ پر پہنچاتے ہیں کہ جب اسکو چھوڑ و چلا جاتا ہے اور جب بلاؤ آجاتا ہے اور قید کی پابندی اس کو بہ نسبت آزادی اور کھلا رہنے کی اچھی معلوم ہوتی ہے پلید کتے کو مجاہدہ اس حد تک پہنچا دیتا ہے کہ اسکا شکار مارا ہوا حلال ہو جاتا ہے اور آدمی بے مجاہدہ اور بے ریاضت کا حرام ہو جاتا ہے اور اسکی مانند اور بھی بہت سی مثالیں ہیں پس تمام شرع اور رسم کا مدار مجاہدہ پر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اس امر کے کہ آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا اور نیز عاقبت کا امن اور مقصد پائے ہوئے تھے اور گناہوں سے انکا معصوم ہونا ثابت ہے پھر اتنا مجاہدہ کیا کہ بہت عرصہ تک بھوکے رہتے اور راتوں کو بیداری اختیار فرماتے اور وصال کے روزے بھی رکھتے تھے یہانتک کہ جناب باری سے حکم آیا اے محمد طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ہم نے آپ پر قرآن کریم اسلیئے نہیں اتارا کہ آپ اپنے آپکو ہلاک کر چھوڑیں. اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت لاتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر کے دوران میں حضور خود اینٹیں اٹھاتے اور آپکو تکلیف ہوتی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکے حصہ کی اینٹیں میں خود اٹھا کر رکھتا ہوں آپ کی جگہ پر میں کام کرتا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا خُذْ غَيْرَهَا فَاِنَّهٗ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ. اے ابو ہریرہ تو کسی دوسرے کی اینٹیں اٹھا اسلیئے کہ عیش کا گھر آخرت ہے اور دنیا محنت اور تکلیف کا گھر ہے اور حبان بن خارجہ ملکی روایت کرتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے میں نے پوچھا آپنے غزا کے متعلق کیا ارشاد فرمایا. آپ نے فرمایا. اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ فَجَاهِدْهَا وَابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَاَغْزُهَا

فَاِنَّكَ اِنْ قُتِلْتَ فَارًّا بَعَثَكَ اللّٰهُ فَارًّا وَاِنْ قُتِلْتَ مُرَاءً بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِیًا وَاِنْ قُتِلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا پس مجاہدہ کرنا پہلے اپنے نفس سے شروع کر اور اسکو خوب مشقت میں ڈال اور اپنے نفس سے تو شروع کر پس اس سے خوب لڑائی کر اسلئے کہ اگر تو لڑائی میں بھاگتا ہوا مارا گیا تو اللہ عز وجل تجھے اس حالت میں اٹھائے گا کہ تو بھاگتا ہوا ہوگا اور اگر تو نے لڑائی ریاکاری کی حالت میں کی تو تیری قبروں سے بعثت بھی اسی حالت پر ہوگی اور اگر تو نے لڑائی صابر ہونے اور خدا سے اجر پانے کی حالت میں کی تو تجھے اللہ عز وجل صابروں کی جماعت اور اجر پانے والوں کی جماعت میں اٹھائیگا. پس معانی کے بیان کے حق میں جسقدر عبارت کی ترکیب اور تالیف کو اثر ہے اتنا ہی معانی کے اصول میں مجاہدات کی ترکیب اور تالیف کو اثر ہے جسطرح بیان بے عبارت اور اسکی ترکیب کے درست نہیں آتا ویسے ہی خدا تک پہنچنا بغیر مجاہدوں اور انکی ترکیب کے درست نہیں آتا اور وہ جو دعوی کرے خطا کرنیوالا ہوتا ہے اسلئے کہ جہان اور اسکے حدوث کا اثبات خداوند کریم کے معرفت کی دلیل ہے اور نفس کا مجاہدہ اور اسکی معرفت خدا کے وصل کی دلیل ہے اور دوسرے گروہ کی محبت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آیت تفسیر میں مقدم اور مؤخر ہے جیسا کہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اَیْ وَالَّذِیْنَ هَدَیْنٰهُمْ سُبُلَنَا جَاهَدُوْا فِیْنَا یعنی جن لوگوں کو ہم نے اپنا راستہ دکھلایا ہے وہ ہماری طرف مجاہدہ کرتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. لَمْ یُنْجِ اَحَدَكُمْ بِعَمَلِهٖ قِیْلَ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ یعنی کوئی شخص تم سے بسبب اپنے عمل کے نجات نہ پائیگا صحابہ نے عرض کی کیا آپکو بھی آپکا عمل نجات نہیں دلا سکے گا آپنے فرمایا کہ میں خلاصی نہ پاؤنگا بجز اسکے کہ اللہ عز وجل مجھ پر رحمت کرے پس مجاہدہ کرنا بندہ کا فعل ہے اور اسکے فعل کا اسکی نجات کی علت بننا محال ہوگا پس خلاصی اور نجات بندہ کی مشیت ایزدی پر موقوف ہے نہ کہ مجاہدہ پر اسلئے کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے. فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا. پس جس شخص کو اللہ عز وجل ہدایت کرنا چاہتا ہے اسکے سینے کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اسکے سینہ کو تنگ کر دیتا ہے جس میں اسے حرج نظر آتا ہے اور نیز جل وعلا نے فرمایا. تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ. یعنی